نظیر اکبر آبادی

(1740-1830)

نظیر اکبر آبادی کا پورا نام ولی محمد تھا۔ وہ دہلی میں پیدا ہوئے۔ کچھ عرصے بعد آگرے میں بس گئے۔ نظیر عوامی شاعر تھے۔ اُن کی شاعری میں ہندوستانی ماحول اور تہذیب کی جھلکیاں ملتی ہیں۔

انھوں نے یہاں کے موسموں، میلوں، تہواروں اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بہت سی نظمیں لکھی ہیں۔

عام موضوعات کو سیدھی سادی زبان میں بیان کرنا نظیر کی بہت بڑی خوبی ہے۔ ان کے پاس الفاظ کا غیر معمولی ذخیرہ تھا۔ وہ موقع اور موضوع کے اعتبار سے مناسب الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔

انھوں نے اپنی شاعری میں مقامی الفاظ کا کثرت سے استعمال کیا ہے۔ ’روٹیاں‘، ’بنجارا نامہ‘، ’مُفلسی‘، ’ہولی‘، ’آدمی نامہ‘ اور ’کرشن کنھیّا کا بال پن‘ وغیرہ ان کی مشہور نظمیں ہیں۔

© NCERT not to be republished

مُکافاتِ عمل

ہے دنیا جس کا نام میاں یہ اور طرح کی بستی ہے
جو مہنگوں کو یہ مہنگی ہے اور سستوں کو یہ سستی ہے
یاں ہر دَم جھگڑے اُٹھتے ہیں ہر آن عدالت بستی ہے
گر مَست کرے تو مَستی ہے اور پَست کرے تو پَستی ہے

کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عَدل پرستی ہے
اِس ہاتھ کرو اُس ہاتھ مِلے یاں سَودا دَست بَدستی ہے

جو اور کسی کا مان رکھے تو اُس کو بھی اور مان ملے
جو پان کھلاوے پان ملے، جو روٹی دے تو نان ملے
نقصان کرے نقصان ملے، احسان کرے احسان ملے
جو جیسا جس کے ساتھ کرے پھر ویسا اُس کو آن ملے

کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہے
اِس ہاتھ کرو اُس ہاتھ مِلے یاں سَودا دَست بدستی ہے

© NCERT not to be republished

جو پار اُتارے اوروں کو اُس کی بھی ناؤ اُترنی ہے
جو غرق کرے پھر اُس کو بھی یاں ڈبکوں ڈبکوں کرنی ہے
شمشیر تبَر بندوق سِناں اور نشتر تیر نہرنی ہے
یاں جیسی جیسی کرنی ہے پھر ویسی ویسی بھرنی ہے

کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہے
اس ہاتھ کرو اُس ہاتھ ملے یاں سودا دست بدستی ہے

ہے کھٹکا اُس کے ساتھ لگا جو اور کسی کو دے کھٹکا
اور غیب سے جھٹکا کھاتا ہے جو اور کسی کو دے جھٹکا
چیرے کے بیچ میں چیرا ہے پٹکے کے بیچ جو ہے پٹکا
کیا کہیے اور نظیؔر آگے، ہے زور تماشا جھٹ پٹ کا

کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہے
اِس ہاتھ کرو اُس ہاتھ ملے یاں سودا دست بدستی ہے

(نظیؔر اکبرآبادی)

© NCERT not to be republished

مشق

i۔ معنی یاد کیجیے

مُکافاتِ عمل	:	اچھے اور بُرے کام کا بدلہ
پست	:	نیچا، بُرا
عدل پرستی	:	انصاف پسندی
دست بدستی	:	ہاتھوں ہاتھ
غرق کرنا	:	ڈبونا
شمشیر	:	تلوار
تبر	:	ایک قسم کی کلہاڑی
سِناں	:	نیزہ، بھالا
نشتر	:	ایک قسم کا چاقو
نہرنی	:	ناخن کاٹنے کا آلہ
کھٹکا	:	ڈر، دھوکا
غیب سے	:	قدرت کی طرف سے
چیرا	:	ایک قسم کی خوب صورت پگڑی
پٹکا	:	کمر پر باندھنے کا پٹّہ

© NCERT not to be republished

ii۔ سوچیے اور بتائیے

1۔ شاعر نے دنیا کو اور طرح کی بستی کیوں کہا ہے؟

2۔ انسان کو اچھا عمل کیوں کرنا چاہیے؟

3۔ ’’جیسی کرنی ویسی بھرنی‘‘ اِس کا کیا مطلب ہے؟

4۔ ’اس ہاتھ کرو اُس ہاتھ ملے یاں سودا دست بدستی ہے‘ کی وضاحت کیجیے؟

5۔ اس نظم کا مرکزی خیال کیا ہے۔

© NCERT not to be republished